# نوحہ مولا علیؑ مشکل کشا

کتنے صابر ہیں علی کتنے صابر ہیں علیؑ
دیکھ کر آپ کے غم کہتے ہیں یہ سارے نبیؐ

کھل کے روئے بھی نہیں اشک بھی آنکھوں میں رہے
عہد و پیمانِ پیمبر کی قباؤں میں رہے
بین زہراؑ کے سدا گونجتے کانوں میں رہے
کوفہ و شام کے منظر بھی نگاہوں میں رہے
کوئی شکوہ نہ کیا سجدے میں خالق سے کبھی

جس کو سرکارؐ نے امت کا بنایا تھا امامؑ
جس کے صدقے میں بچا کلمہِ دینِ اسلام
کلمہ گو بھول گئے بعدِ نبیؐ اُس کا مقام
کوئی کرتا نہ تھا دامادِ پیمبرؐ کو سلام
ایسی تنہائی پہ روتے رہے گھٹ گھٹ کے علیؑ

جس نے خیبر کو اکھاڑا وہی شیرِ جرار
اُس سے تنہا نہیں اٹھتا تھا مصائب کا یہ بار
جس کے اک وار نے مرحب کو کیا تھا دوچار
اس نے امت پہ اٹھائی نہیں ہرگز تلوار
ہاں مرے مولاؑ نے گردن میں بندھالی رسی

کون سا غم تھا ، نہ جو بعدِ پیمبرؐ دیکھا
بھرے دربار میں اک حشر کا منظر دیکھا
چشمِ حسنینؑ میں اشکوں کا سمندر دیکھا
ہائے زہراؑ پہ گرا جلتا ہوا در دیکھا
کسطرح دیکھا بھلا پہلوئے زہراؑ زخمی

چومی شبرؑ کی جبیں ٹکڑے کلیجہ دیکھا
دیکھا شبیرؑ کو پھر تیروں پہ دیکھا لاشہ
دیکھا عباسؑ کو اور آنکھ میں آیا دریا
دیکھ کر زینبؑ و کلثومؑ کو یاد آئی ردا
سامنے بچوں کے لیکن نہ کبھی روئے علیؑ

زہر میں ڈوبی ہوئی تیغ کا جب وار ہوا
ہوگیا سرخ عمامہ ہوئے زخمی مولاؑ
خون میں ڈوب گیا وجہِ خداؑ کا چہرا
گونجی مولا کی صدا فزت برب الکعبہ
اور مصلے پہ جبیں شکر کے سجدے میں جھکی

غم منائیں گے حسنؑ اُن کا زمانے والے
تھے جو قاتل کو بھی مشکل سے چھڑانے والے
بوجھ کاندھوں پہ غریبوں کا اٹھانے والے
خون کے پیاسوں کو شربت وہ پلانے والے
دونوں عالم میں کوئی دیکھا نہیں ایسا سخی

کتنے صابر ہیں علیؑ کتنے صابر ہیں علیؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ
مرزا حسن مجتبیٰ